



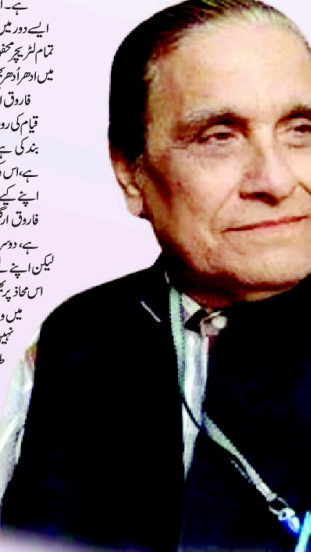
پروفیسر اختر الوداع

اس نے کچھ کتابیں جو دوسرے ناموں ہی سے سی، نہ لکھی ہوئیں، تو اچھا ہوتا لیکن آج میرا یہ کہہ دینا بہت آسان ہے لیکن پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے فاروق ارگلی صاحب جیسے لوگوں نے جو کام کیے، وہ نہ چاہتے ہوئے بھی کرتے ہی پڑتے ہیں۔

اردو اور دہلی کا شہسریار فاروق ارگلی

آئی۔ ایم۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ آزادی کے بعد کے 60 برسوں کی دہلی کو فاروق ارگلی صاحب نے اچھی طرح دیکھا۔ وہ اردو بازار جو سبھی کتابوں کے لیے جانا جاتا تھا اور اب کہاویں سے جس کی پہچان ہوتی ہے اور جس میں پبلنگ کی کٹھواں داغ لگے۔ آتے جاتے تھے، جہاں شعرا و شاعری کا چرچا ہوتا تھا، علم و ہمت کی باتیں ہوتی تھیں، اب یہاں پر

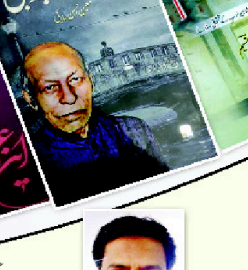
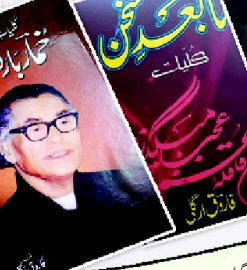
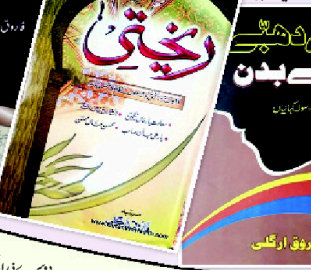
حسیب، روزنامہ فیصل جدید کے سابق ایڈیٹر، عالمی اردو کانفرنس کے بانی علی صدیقی سے وابستہ رہے اور اردو کے ایسے کئی نامور دانشور، شاعروں سمیت ادبی گفتگوں اور کئی کتابوں کے مرتب کرنے کی یادیں ابھی تک تازہ ہیں۔ بہت روز ہندوستانی اردو روپ کی ادارت کی، اردو کی سیاست کو قریب سے دیکھا بلکہ اس کا حصہ بھی رہے، دہلی میں جیو آباد پارک کے روزنامہ 'منصف' کے ایڈیٹر جنرل کی حیثیت سے وقت کا تا۔ چھ سال تک راتر ہی سہارا اردو میں رہتے ایک مشہور لکھتے رہے، جس سے ان کی، ان کے نام



فاروق ارگلی نے ساری زندگی قلم کے مزدور کی حیثیت سے گزاری اور وہی ان کی پہچان بن گئی۔ یہ کم تعجب کی بات نہیں بلکہ جانے عبرت ہے کہ فاروق ارگلی صاحب نے زندگی بھر خدمت تو اردو کی کی لیکن ان کے اور ان کے گھر والوں کی پیٹ کی آگ بجھانے کا زیادہ تر کام ہندی نے کیا۔

پہچان پورے ہندوستان کی جگہ جہاں اردو تھی، سچ لکھی۔ وہ اس بات کا اعتراف خود بھی کرتے ہیں کہ اردو کا انفرنس اور راتر ہی سہارا سے ان کے لکھنے کے تحسین کے مجموعے اور لکھتے تھے۔

بڑے دانشور کی جگہ بڑے پیٹ کے لوگ بھرتے ہیں۔ فاروق ارگلی صاحب نے صرف قلم کے مزدور کی حیثیت سے ان کے گھر والوں کی پیٹ کی آگ بجھانے کا زیادہ تر کام ہندی نے کیا۔



فاروق ارگلی صاحب نے عمر کے اس حصے میں غیر معمولی کام کیے اور کیے جاب میں رہے۔ انھوں نے فریڈ کب پڑھنے کے لیے نہ جانے کتنے شہزادوں اور اردو کے تحسین کے مجموعے اور لکھتے تھے۔

پہچان پورے ہندوستان کی جگہ جہاں اردو تھی، سچ لکھی۔ وہ اس بات کا اعتراف خود بھی کرتے ہیں کہ اردو کا انفرنس اور راتر ہی سہارا سے ان کے لکھنے کے تحسین کے مجموعے اور لکھتے تھے۔

بڑے دانشور کی جگہ بڑے پیٹ کے لوگ بھرتے ہیں۔ فاروق ارگلی صاحب نے صرف قلم کے مزدور کی حیثیت سے ان کے گھر والوں کی پیٹ کی آگ بجھانے کا زیادہ تر کام ہندی نے کیا۔

پہچان پورے ہندوستان کی جگہ جہاں اردو تھی، سچ لکھی۔ وہ اس بات کا اعتراف خود بھی کرتے ہیں کہ اردو کا انفرنس اور راتر ہی سہارا سے ان کے لکھنے کے تحسین کے مجموعے اور لکھتے تھے۔

انتخاب افسانہ

آپ بس اتنا کرم فرما دیں، میری سچائی جان کر اپنی چاہت کو کم نہ کریں، میرے ساتھ میری بچی کو بھی قبول فرمائیں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کرم فرمائی سے آپ کی اس فاش غلطی کا مداوا ہو جائے۔



تھا، وہ بھی اس حالت میں بیکہ وہ حاملہ تھی۔ بس ایک ہی سچ بتانا تھا اس نے مجھے کہ قلم لکھ کر لیا اور شاید اس لیے وہ آپ سے تھی۔

میں نے بھول جانے میں ہی عافیت بھی مگر قسمت کو شاید بچھا اور ہی منظور کیا۔ ایک مہرہ مجھے سے پھر سے لگا کر اس ہاں کے پھر سے پر مسکان اور باتوں میں نئی تھی۔ وہ کافی

میں اپنی دل کیفیت سے بیان کرتا۔ اور اگر اسے اپنے اندر ہی دہانے نکلتا تو ایک دن عمارت میں پھنس جاتا۔ وہاں تک کہ موت جتا کر اپنا حال دیکھ چوٹی میں کے سامنے کھڑا تو وہ پوچھتا پوچھتا کہ میں نے کیا کیا ہے۔

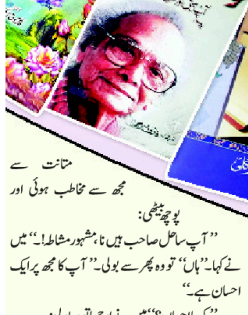
میں نے بھول جانے میں ہی عافیت بھی مگر قسمت کو شاید بچھا اور ہی منظور کیا۔ ایک مہرہ مجھے سے پھر سے لگا کر اس ہاں کے پھر سے پر مسکان اور باتوں میں نئی تھی۔ وہ کافی

نعت سرکار... تیرے رونے کا جو دریاں مقرر ہوتا ساری دنیا سے نصیب مرا خوش ہوتا جاہلیاں روضہ اطہر کی چمکتی ہیں مجھے کاش دیدار کو وہ نور کا منظر ہوتا روزی میں ترے رونے کی زیارت کرتا تیری مہربان کوئی تھی جو کبھی ہوتا پھر پھیلتا تھی میں کبھی گدہ خضر کی قربت سامنے میرے ترا روضہ اطہر ہوتا جن اہلیوں نے کیے کی حفاظت کی ہے کوئی ان میں سے ابائل میں دلبر ہوتا نام جس سے یہ لکھا ہند مرسل کا قہر کاش کہ میں وہی انمول سا پتھر ہوتا



اسماعیل قمر سورہوی

راہے ذہنی بازار دست کیرنگر کو بی Mobile: 9423361895



تانت سے مجھ سے مخاطب ہوئی اور پوچھی: "آپ صاحب ہیں یا نا مشہور مشاہیر!" میں نے کہا: "ہاں، تو وہ پھر سے بولی۔" آپ کا مجھ پر ایک احسان ہے۔

"کیا احسان؟" میں نے پوچھا تو بولی: "ہمارے ابا حضور کو میری شادی کے لیے رشو آپ ہی نے مہیا کرنا تھا۔"

میں نے اسے بھول جانے میں ہی عافیت بھی مگر قسمت کو شاید بچھا اور ہی منظور کیا۔ ایک مہرہ مجھے سے پھر سے لگا کر اس ہاں کے پھر سے پر مسکان اور باتوں میں نئی تھی۔ وہ کافی

عاجد اختر صدیقی 20-Gulshan colony, West chowbaga Kolkota-700105 Mobile: 629943040